

الشریف، ۶۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اصل الانبیاء والمرسلین ہیں، ۷۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو سیدنا و مولانا کہنا جائز ہے یا نہ؟ ۸۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضرت یا حضور کہنا جائز ہے، ۹۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقصد کائنات ہیں۔ ۱۰۔ اللہ تعالیٰ کو خدا تعالیٰ کہنا، ۱۱۔ مردوں اور عورتوں کی نماز کا فرق، ۱۲۔ جھاڑ پھونک اور تعویذات، ۱۳۔ ایصالِ ثواب الی الاموات، ۱۴۔ علماء، معلمین، مدرسین اور ائمہ مساجد کی تنخواہوں کا مسئلہ۔ ان چودہ مسائل میں یہ لوگ علماء کرام سے جدا گانہ رائے رکھتے ہیں، چنانچہ بندہ عاجز نے کتاب وسنت اور اجماع امت کے قوی دلائل سے ان باطل خیالات کا قلع قمع کیا ہے، اور مسلک اہل السنۃ والجماعۃ کی پرزور تائید و نصرت کی ہے، احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کے سلسلہ میں پوری پوری کوشش کی گئی ہے۔

خطبہ ذکر کرنے کے بعد کفار کے ناپاک عزائم کے متعلق پانچ آیات اور فرقہ سازوں کے متعلق انسٹھ احادیث ذکر کی گئی ہیں، کیپٹن صاحب اور اس کے پیروکاروں کی فریب کاریوں پر تنبیہ کرنے کے بعد مسعودی فرقے کے اختلافی مسائل کا ایک ایک کر کے نہایت مدلل انداز میں ردِ پیش کیا گیا ہے، کتاب اپنے موضوع پر عمدہ اور جامع ہے، اہل علم اور عوام دونوں کے لئے مفید ہے۔

تسکین الانبیاء فی حیات الانبیاء، مؤلف: مولانا محمد سعید عالم صفراؤ کاڑوی، ناشر: مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ، ۸۷۔ جنوبی لاہور روڈ سرگودھا، صفحات: ۹۲۷، قیمت: درج نہیں۔

مناظر اسلام مولانا محمد امین صفراؤ کاڑوی رحمہ اللہ کا نام نامی صفِ اوّل کے ان مصنفین و مناظرین کی فہرست میں شمار ہوتا ہے جنہوں نے امت مسلمہ کو درپیش فتنوں کی سرکوبی اور سید باب کے لئے دن، رات ایک کر دیا تھا، انہوں نے وقت کے ہر فتنے کا بڑی دلیری، بہادری، جانفشانی اور ہمت و حوصلے سے مقابلہ کیا اور اپنے مشن میں ہمیشہ کامیابی سے ہمکنار رہے، باطل اور گمراہ کن فرقے اور امت کے اجتماعی دھارے سے ہٹ کر الگ موقف اختیار کرنے والے گروہ مولانا کے روبرو آنے سے ہمیشہ خوف زدہ اور لرزہ بر اندام رہے، مولانا محمد محمود عالم اوکاڑوی، مولانا امین صفراؤ کے تلامذہ میں سے بھی ہیں اور ان کے برادر زادے بھی ہیں، انہوں نے باطل فرقوں کی سرکوبی کے لئے مولانا صفراؤ صاحب ہی کے طرز و اسلوب کو اپنایا اور ان کے مشن کو جاری رکھا۔

برصغیر پاک و ہند میں دیگر نزاعی مسائل کے علاوہ ایک مسئلہ ”حیات انبیاء“ کا بھی ہے، علماء حق اور جمہور امت کا موقف اس مسئلے میں واضح ہے، امت کے علماء متقدمین کی تصنیفات و تالیفات اور آراء و اقوال بھی مسئلے کی وضاحت، صحیح ادراک اور طریق حق تک رسائی میں پوری پوری رہنمائی کرتی ہیں اور فی الوقت علماء حق اور جمہور امت کے حقیقی اور صحیح موقف کو بیان کرنے کے لئے اکابرین امت کی تقریقات و تصدیقات سے مزین شیخ الحدیث مولانا سرفراز خان صفراؤ دامت برکاتہم العالیہ کی تالیف ”تسکین الصدور“ ایک فیصلہ کن حیثیت کی حامل ہے، حیات انبیاء کے موضوع پر لکھی گئی مولانا محمود عالم صفراؤ کی یہ تالیف بھی اسی کڑی کی ایک کاوش ہے۔

زیر نظر کتاب کل ۹۲۸ صفحات پر مشتمل ہے، ابتدائی سینتالیس صفحات میں فہرست، مقدمہ اور عرض مؤلف ہے، کتاب کے کئی حصے ہیں: ۶۵ صفحات پر مشتمل پہلا حصہ مسئلہ ”عذاب قبر“ کے عنوان سے ہے، دوسرا حصہ ۳۰۶ صفحات پر مشتمل ”مسئلہ حیات الانبیاء“ کے عنوان سے ہے، اور ”مسئلہ توسل“ کے عنوان سے تیسرا حصہ ۸۱ صفحات پر مشتمل ہے، ان تین حصوں کے علاوہ ”اخبار الاتقیاء فی حیات رجال الاذکیاء“ کے نام سے ۲۸۶ صفحات پر مشتمل کتاب میں مذکور علمی شخصیات کا سوانحی تذکرہ ہے، کتاب کے آخر میں ”حیات انبیاء“ کے موضوع پر تیس پینتیس صفحات پر مشتمل تین رسالے ہیں۔

☆..... پہلا رسالہ ”جزء حیات الانبیاء“ کے نام سے پانچویں صدی کے جلیل القدر امام ابو بکر بیہقی رحمہ اللہ کا ہے، اس رسالے میں حیات انبیاء کا ثبوت احادیث سے پیش کیا گیا، روایات، سند کے ساتھ ذکر کی گئی ہیں اور روایت ذکر کرنے کے بعد طریقتہ استدلال بھی بیان کیا گیا ہے۔

☆..... دوسرے رسالے کا نام بھی ”جزء حیات الانبیاء“ ہے جو امام تقی الدین سبکی شافعی رحمہ اللہ کا تالیف کردہ ہے، اس میں اکثر احادیث امام بیہقی کے مذکورہ رسالے سے لی گئی ہیں اور ساتھ ساتھ سند حدیث پر کلام بھی کیا گیا ہے، ایک ہی روایت میں متعدد طرق استدلال کو بھی بیان کیا گیا ہے، رسالے کے آخر میں حیات انبیاء کو آیات قرآنی سے ثابت کیا گیا ہے۔

☆..... تیسرے رسالے کا نام ہے ”انبیاء الاذکیاء فی حیات الانبیاء“۔ یہ نویں صدی کے مشہور امام علامہ سیوطی رحمہ اللہ کی تصنیف ہے، جس میں علامہ سیوطی نے امام بیہقی کے مذکورہ رسالے کا تذکرہ بھی کیا ہے اور اس سے روایات بھی نقل کی ہیں، اس کے علاوہ دیگر کتب حدیث مثلاً: صحیح مسلم، سنن ابی داؤد وغیرہ سے بھی انہوں نے مزید روایات نقل کی ہیں۔ علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے احادیث کے ساتھ ساتھ استدلال میں سلف صالحین مثلاً: امام شافعی، علامہ قرطبی اور علامہ بیہقی وغیرہ کی عبارات بھی نقل کی ہیں۔ رسالے میں حیات انبیاء کے ثبوت پر علامہ ہارزی کا فتویٰ بھی نقل کیا گیا ہے۔

یہ تینوں رسالے اپنے موضوع پر نہایت ہی مفید اور عمدہ رسالے ہیں، ان رسالوں کو جدید تحریر و تحقیق کے ساتھ شائع کر دیا جاتا تو افادیت میں مزید اضافہ ہو جاتا۔

کتاب کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف موصوف نے جس موضوع پر قلم اٹھایا ہے، بجائے اس موضوع کی کتاب میں دیگر مواد زیادہ آگیا ہے، پہلا حصہ ”مسئلہ عذاب قبر“ موضوع کتاب سے ایک گونہ مناسبت تو رکھتا ہے لیکن کتاب کے ظاہری عنوان سے اس کی مطابقت نہیں ہے، اسی طرح تیسرا حصہ ”مسئلہ توسل“ بھی ظاہری عنوان اور موضوع کتاب سے تعلق نہیں رکھتا، کتاب کے آخر میں مشہور و معروف اہل علم کا سوانحی تذکرہ بھی کتاب کے حجم کو بے جا بڑھا رہا ہے، مناسب ہوگا کہ مسئلہ عذاب قبر، توسل وغیرہ موضوعات پر لکھے گئے مقالات کو مستقل الگ الگ عنوان سے شائع کیا جائے یا اس مجموعے کا نام تبدیل کر کے کوئی ایسا نام رکھ دیا جائے جو ان تمام عنوانات کو شامل ہو۔ ☆ ☆